# صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت

## ہمارا ایمان

تحریر: سیف اللہ عبدالرحیم بلتستانی... شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ جہلم

اہل السنہ والجماعۃ کی عقیدہ پر لکھی گئی کتابوں میں ایک باب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق ہوتا ہے جس میں ان کے فضائل، خلافت، عدالت ان سے محبت رکھنے کی تاکید، ان پر سب وشتم کی ممانعت اور ان کے مابین ہونے والے اختلافات کے بارے میں خاموشی اختیار کرنے کی تلقین وغیرہ کا بیان ہوتا ہے۔

ان باتوں کو پڑھ کر ایک عام آدمی کے ذہن میں کچھ سوالات پیدا ہوتے ہیں: ان باتوں کا عقیدہ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کیوں کرتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کو ایمان کا حصہ کیوں سمجھا جاتا ہے؟ ان کے مابین ہونے والے اختلافات بیان کرنے سے کیوں روکا جاتا ہے؟ زیر نظر مضمون میں ان سوالوں کے جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جواب جاننے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ صحابی کون ہوتا ہے؟ اور قرآن وسنت میں اس مبارک نام کی کیا فضیلت ہے؟ صحابی اس شخص کو کہا جاتا ہے جسے بحالت ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار یا صحبت نصیب ہوئی ہو اور ایمان کی حالت میں ہی اس کا خاتمہ ہوا ہو۔ اس تعریف کی رو سے آپ علیہ السلام کے دور کے کسی مشرک، منافق اور مرتد کو صحابی نہیں کہا جاسکتا۔ شرف صحبت یعنی دیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا عظیم شرف اور مقام ہے کہ دنیا کا کوئی مقام و منصب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس شرف کی فضیلت اور عظمت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری اُمت کے ایسے لوگ بھی آئیں گے جو یہ تمنا کریں گے کہ ان سے سب کچھ (اموال و اولاد) لے لیا جائے اس کے بدلے میں انہیں میرا دیدار ہو۔" [صحیح بخاری: ۳۵۸۹ صحیح مسلم: ۲۸۳۲]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کو رب العالمین نے رحمت للعالمین کی صحبت اور رفاقت کیلئے منتخب کیا اس انتخاب کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام دلوں سے افضل پایا اور اُسے اپنی رسالت کیلئے چُن لیا۔" "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل سب سے بہترین دل قرار پائے تو انہیں آپ علیہ السلام کی صحبت کیلئے چن لیا۔" [مسند احمد: ۳۶۰۰]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور رفاقت کا حق ادا کر دیا آپ علیہ السلام کے ایک معمولی اشارہ پر مال ودولت ہی کیا جان تک کی قربانی کو اپنے لیے اعزاز اور سعادت سمجھتے تھے ان کی صداقت اور اخلاص کی بدولت رب العالمین نے ان کو دنیا میں ہی "رضی اللہ عنہم" کہہ کر اپنی رضا وخوشنودی اور "أعدلهم جنات" کے ساتھ جنت کی بشارت سنائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں قرآن وسنت کی نصوص بہت زیادہ ہیں۔ ان کی تفصیل کا یہ مختصر سا مضمون متحمل نہیں، اس لیے اشارۃً قرآن وحدیث اور خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کی نظر میں شرف صحبت کا مقام مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

## شرف صحبت قرآن کی نظر میں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان اور عظمت کیلئے اتنا کافی ہے کہ قرآن ان کے ایمان کو معیاری ایمان قرار دیتا ہے ﴿فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا﴾ "قرآن کی زبانی وہ سچے، ہدایت یافتہ اور کامیاب لوگ قرار پائے۔" اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقامات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے اپنی رضامندی اور جنت ومغفرت کا تذکرہ فرمایا ہے ﴿والسابقون الأولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسانٍ رّضى الله عنهم و رضوا عنه و أعدلهم جنّٰت تجرى تحتها الانهر خلدين فيها أبدا ذلک الفوز العظيم﴾ [التوبة:١٠٠] "وہ مہاجرین اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے ایمان لانے میں سبقت کی اور وہ لوگ جنہوں نے اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے اللہ نے ان کیلئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن میں نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

اس آیت میں تین گروہوں کا ذکر ہے: (۱)۔ مہاجرین جنہوں نے دین اسلام کی خاطر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ (۲) انصار مدینہ کے رہائشی لوگ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہر ممکن مدد کی بلکہ ایثار اور قربانی کی ایسی داستان رقم کی کہ انسانی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ (۳) وہ لوگ جو اُن مہاجرین اور انصار کے نقش قدم پر چلے خلوص اور احسان کے ساتھ ان کی پیروی کی، بعض علماء ان سے مراد تابعین لیتے ہیں اگر تابعین مراد ہیں تو باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے وہ بالاً ولی اس آیت کے مصداق ہیں۔ بہر حال جن حضرات نے اسلام کی طرف سبقت کی مہاجرین اور انصار میں سے اور جن حضرات نے اخلاص کے ساتھ ان کا اتباع کیا ان سب کی فضیلت ومنقبت اس آیت سے ظاہر ہو رہی ہے۔

## شرف صحبت رسول اللہ ﷺ کی نظر میں:

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دین اسلام کیلئے دی ہوئی قربانیوں اور خدمات کو شاندار الفاظ میں سراہا ہے اور امت کو اس بات کی تلقین فرمائی ہے کہ ان کے مقام و مرتبہ اور شرف صحبت کا احترام کیا جائے اور ان کی شان میں گستاخی نہ کی جائے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی مت دو تم میں سے کسی کا اُحد پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ان میں سے کسی کا ایک آدھ مد خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔'' [صحیح بخاری: ۳۶۷۳، صحیح مسلم: ۲۵۴۰]

اسلام ایمان اور نیکی میں سبقت، خون جگر کے ساتھ گلشن اسلام کی آبیاری، بھوک افلاس اور تنگدستی کی حالت میں پیٹ پر پتھر باندھ کر نبی مکرم ﷺ کی صحبت میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا رب العالمین کو اتنا پسند آیا اور اس قدر شرف قبولیت سے نوازا کہ بعد میں آنے والوں کا احد پہاڑ جتنا سونا ان میں سے کسی کے ایک آدھ مد کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ مد ایک پیمانہ ہے جس کا وزن آدھا کلو سے کچھ زیادہ ہوتا ہے گویا ان کے 500 گرام کا مقابلہ بعد میں آنے والوں کے سینکڑوں ہزاروں ٹن بھی نہیں کرسکتا۔

آپ علیہ السلام نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو امت کیلئے باعث امن قرار دیا۔ فرمایا: ''میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے باعث امن ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ چیز آئے گی جس کا ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے (یعنی اختلافات) میرے صحابہ میری امت کیلئے باعث اَمن ہیں جب وہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ چیز آئے گی جس کا ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے (یعنی بدعات، خرافات، قتل و غارت وغیرہ)'' [صحیح مسلم: ۲۵۳۱]

## شرف صحبت خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے تم محمد ﷺ کے صحابہ کو سب و شتم کا نشانہ مت بناؤ ان کا ایک گھڑی رسول اللہ ﷺ کی صحبت و رفاقت میں رہنا تمہارے عمر بھر کے عمل سے بہتر ہے۔ [سنن ابن ماجہ ۱۶۲]

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے محمد بن قدامہ مروزی کی کتاب ''الخوارج'' میں ایک واقعہ پڑھا جو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تک صحیح سند سے مروی ہے نبیحالعنزی تابعی فرماتے ہیں ہم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے دوران گفتگو علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کا ذکر آیا ایک شخص نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی غلط بات کی ابوسعید خدری ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اس کی بات سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ہم ایک سفر

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اس میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے اور ایک دیہاتی بھی تھا......

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ اعرابی انصار کی شان میں گستاخی کرنے کے جرم میں لایا گیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس بدوی کو شرف صحبت حاصل نہ ہوتا تو میں اُسے سخت سزا دیتا۔ غور کیجیے وہ بدوی صرف ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا گیا تھا لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے اس صحبت کا اتنا احترام کیا کہ سزا دینا تو دور اُسے جھڑکا تک نہیں۔ اس واقعہ سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شرف صحبت کو کس نگاہ سے دیکھتے تھے۔ عبداللہ بن مبارک سے کسی نے پوچھا: معاویہ بن ابی سفیان اور عمر بن عبدالعزیز میں سے کون افضل ہے فرمایا: اللہ کی قسم رسول اللہ کی رفاقت میں گردو غبار جو معاویہ رضی اللہ عنہ کی ناک میں داخل ہوا ہے وہ ہزار عمر بن عبدالعزیز سے بہتر ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور آپ علیہ السلام نے جب سمع الله لمن حمده کہا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہو گا ربنا لک الحمد اس کے بعد کوئی مقابلہ رہ جاتا ہے؟ الشريعة للآجري

مندرجہ بالا نصوص میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنے کی جو وجوہات بیان ہوئی ہیں ان کو مختصراً یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

1۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے محبوب ہیں۔
2۔ رب العالمین کی خوشنودی اور جنت کا پروانہ ان کو دنیا میں ہی مل گیا۔
3 صحبت اور دیدار رسول اللہ ﷺ کا عظیم شرف انہیں حاصل ہوا۔
4۔ رب العالمین نے انہیں خاتم النبیین کی صحبت کیلئے چن لیا۔
5۔ وہ ہمارے دین کے گواہ اور رجال السند ہیں۔
6۔ اسلام کی خاطر جان و مال اور اولاد و وطن کی قربانی دی۔
7۔ آخرت میں ان کی صحبت اور رفاقت کے حصول کیلئے کیونکہ فرمان نبوی ہے: المرء مع من أحب) انسان کا حشر اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت اہل السنہ والجماعۃ کیلئے مفخرہ ہے اس حدیث کی روشنی میں وہ اللہ رب العزت سے یہ امید رکھ سکتے ہیں جس اُمید کا اظہار سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ ''مجھے رسول اللہ ﷺ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت ہے اور اللہ سے امید ہے کہ اس محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرا حشر بھی ان کے ساتھ کر دے گا اگرچہ میرے اعمال ان کے اعمال جیسے نہیں ہیں۔'' [صحیح بخاری]

(جاری ہے)